سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

رجسٹرڈ ایل - نمبر ۷۵

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولو العزم سیدنا صاحبزادہ جناب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر رضی اللہ عنہ مصلح موعود خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

الحکم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ؕ

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ پریس سے ہر ۷ و ۱۴ و ۲۱ و ۲۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم بانو گر آئی بپا در قادیاں بینی! + دوا بینی شفا بینی عرض دار الاماں بینی!

نمبر ۱۲	مورخہ ۲۸ - مارچ ۱۹۱۵ء عیسوی	جلد ۱۹

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے؟

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے اور ہر ایک مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرے مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ تلاوت کی اصلی غرض عمل ہے اور اعتقادی قوتوں کا نشوونما اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب سے معلوم ہو آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی قرآن کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے اس ضرورت کو پورا کرنیکے لئے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور اس میں بامحاورہ ترجمہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں اور اس ترجمہ اور تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں اور اس ترجمہ اور نوٹوں کی خصوصیت یہ ہے کہ **قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جاوے** اور یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضروریات اور مخالفین اسلام کے موجودہ اعتراضات کو مدنظر رکھ کر لکھے گئے ہیں **عاشق القرآن کریم حضرت مولانا مولوی حافظ نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے درس کے نوٹوں اور آپکی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام** کی تحریروں اور ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات سے جمع کئے گئے ہیں مگر آپ نے اب تک ان ملفوظات کو نہیں پڑھا تو ضرور پڑھیں اس میں نور اور ہدایت ہے ہدیہ فی پارہ ایک روپیہ عہ **پارہ ۲۴ سے ۳۰ تک اور ۱۵ و ۱۶ - پارے شائع ہو چکے ہیں اور سترواں پارہ پریس میں چلا گیا بہت جلد اس کے شائع ہونیکی توقع ہے حسب معمول وہ بھی خریداران الحکم کے نام وی پی ہو گا۔ قرآن کریم کے عاشق زار اس کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔**

سلک مروارید حصہ سوم } سلک مروارید بھی حصہ سوم یہی تیس جو تک چھپ گیا ہے وہ بھی بہت جلد شائع ہونیوالا ہے اسکے متعلق مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں پہلے دو حصے دو مرتبہ چھپکر ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں اور مقبولیت کا خراج حاصل کر چکے ہیں قیمت دہی ہے ہر پارہ محصولڈاک ہوگی ممکن ہے کہ پارہ کے ساتھ روانہ ہو سکے۔

نوٹ - جو صاحب پارہ یا سلک مروارید کا وی پی جسکو مجموعی قیمت عہ کا ہو گا لینے کو تیار نہ ہوں وہ براہ کرم اطلاع دیں۔

دفتر الحکم قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں

انوار احمدیہ پریس قادیان دار الامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر پرنٹر و پبلیشر چھپکر شائع ہوا۔
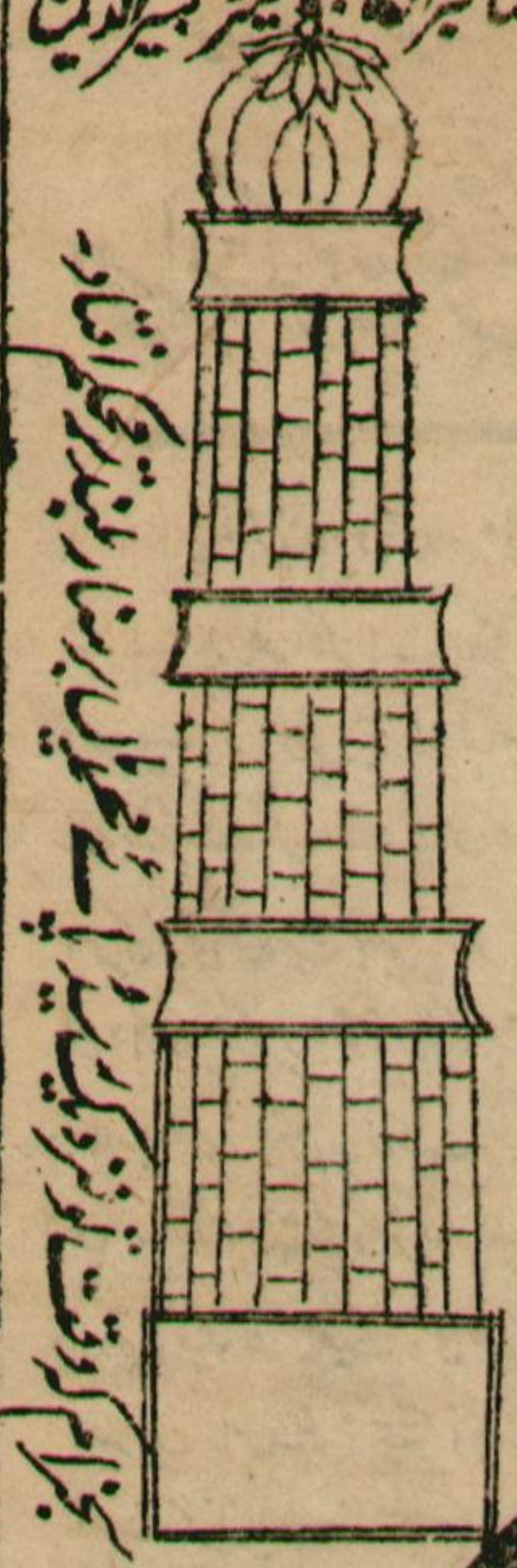
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

امیر المنکرین سے مختصر سا استفسار

امیر المنکرین! مولوی محمد علی صاحب! اس سے پہلے چند نیاز نامے بذریعہ الحکم آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے تھے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ باوجودیکہ وہ نہایت متانت اور درد دل سے لکھے گئے تھے۔ مگر آپ نے ان کا نام دریدہ دہنی رکھا۔ مجھے اس کی کوئی شکایت نہیں۔ اس لئے کہ اگر آپ منکرین کی اتنی بھی دلجوئی نہ کریں۔ تو آپ کو جو مصنوعی امیر بنایا گیا ہے۔ وہ خطاب فوراً چھین لیا جاوے۔ چونکہ آپ کے طرفدار منکرین خلافت نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت و نبوت اور مہدویت اور مسیحیت کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور آپ ان کے امیر ہیں۔ اس لئے آپ کے آئیندہ خطاب امیر المنکرین کے نام سے کرنا زیادہ مناسب ہے ؛

امیر المنکرین! یہ تو سچی بات ہے۔ اور آپ اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ آپ کو حضرت مسیح موعود کے خاندان سے ذاتی بغض اور عناد ہے۔ اور اس کی ابتداء اسوقت سے شروع ہوتی ہے۔ جب عہد وفا کو نباہنے والی مرحومہ آپ کی اہلیہ نے انتقال کیا۔ اس بغض کا اظہار ریویو آف ریلیجنز کے اردو ایڈیشن میں اسوقت تک موجود ہے۔ اس کے بعد کوئی ایسا موقعہ نہیں آیا۔ جہاں آپ کو بغض نمائی کا موقعہ مل سکتا ہو۔ اور آپ نے اس سے کام نہ لیا ہو ؛

امیر المنکرین! رسالہ المصلح الموعود میں تو آپ نے کمال کر دکھایا ہے۔ اور وہ بغض اور عداوت باوجود کوشش بسیار کے مخفی نہیں رہ سکی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور دوسرے صاحبزادگان عالی مقام کا نام پورا لکھنا بھی آپ کو ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ ادب یا کم از کم اخلاقی رنگ میں تہذیب سے لیا جاوے ؛

اسی عداوت اور بغض نے آپ کے دل کو یہاں تک سیاہ کر دیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی ان آیات کو جو منکرین اسلام پر حجت کے رنگ میں پیش کی گئیں۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک بین نشان "ینزع جر دیوالہ لہ" کے رنگ میں ہیں۔ آپ نے حقیر اور بے اصل بتلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ میں تو یقین رکھتا ہوں کہ اس تحقیر اور استہزاء کا انشاء اللہ آپ مزا چکھ لیں گے اگر توبہ نہ کی ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ اولاد آپ کے نزدیک اس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ جیسے حضرت صاحب کے بعض احباب کے دوسرے لڑکے بالڑکیاں۔ کیا یہ کہتے ہوئے آپ کو کچھ بھی شرم نہیں آئی؟ مگر او عداوت! تیرا برا ہو۔ تو اپنے تاریک بخارسے دل و دماغ کی بہترین قوتوں کو ضایع کر دیتی ہے ؛

امیر المنکرین! تیری زیرکی اور سخن آفرینی بھی اسی کے ساتھ ہی ضایع ہوئی۔ تو نے اپنی شرارت سے اپنے آپ کو اس مقام پر کھڑا کر دیا ہے۔ کہ اب تو قطعاً اس قابل نہیں۔ کہ تجھے ادب سے خطاب کیا جاوے ؛

تو نے سب سے پہلے اس معصوم اور پاک وجود پر غیر متقی ہونے کا حملہ کیا۔ اور پھر تیرے قانونی باپ (نمبر ۲) اس لئے کہ بیوی کی طرف سے رشتہ میں وہ باپ ہی ہے۔ (فادر ان لاء) اس نے پوپ کہا۔ اب تو نے رسالہ المصلح الموعود میں یہ ظاہر کرنا شروع کیا ہے۔ کہ اسے خدا سے کوئی تعلق نہیں ؛

رئیس المنکرین! تجھے اور تیری ذریت کو جس کو تو نے بہکانے کا پورا زور لگایا ہے۔ معلوم ہو جائیگا۔ کہ خدا کا تعلق کس سے ہے ؛

اسی رسالہ میں تو نے ایک عجیب بات لکھی ہے۔ کہ مصلح موعود کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کو اللہ تعالیٰ الہام الٰہی سے اطلاع دے۔ کہ وہ موعود ہے۔ میں یہاں یہ بحث نہیں کروں گا۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب اس معیار پر پورے اترے ہیں۔ یا نہیں۔ بلکہ مجھے اصولی رنگ میں تمہارے اس معیار کی حقیقت کو دیکھنا ہے ؛

تمہیں یہ تو معلوم ہوگا۔ کہ حضرت یوحنا یا یحییٰ ایلیا نبی کی آمد کے وعدہ کے موافق موعود تھے۔ اور تمہیں انجیل میں یہ واقعہ بھی معلوم ہوگا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایلیا کی پیشگوئی حضرت یوحنا پر چسپاں کر دی۔

پھر تمہیں یہ بھی یاد ہونا چاہئے۔ کہ یہودیوں نے ایلیا کی آمد کی پیشگوئی کے مصداق یوحنا سے جاکر استفسار بھی کیا۔ اگر یہ باتیں معلوم نہ ہوں۔ تو اپنے پولوس سے (یہ خطاب تم نے آپ ہی دیا تھا۔ ہمارا اختراع نہیں) دریافت کر لو ؛

اب بتاؤ۔ کہ کیا یوحنا موعود تھا یا نہیں؟ کیا وہ مصلح تھا یا نہیں؟ کیا وہ خدا کا برگزیدہ نبی تھا یا نہیں؟ کیا حضرت مسیح علیہ السلام نے اس کے ہاتھ پر ہی توبہ نہیں کی تھی؟ پھر کیا حضرت یحییٰ نبی نہ تھے؟ کیا اس نبی نے اپنے استاد و مرشد پر ایک پیشگوئی کو چسپاں نہیں کیا تھا؟ کیا اس وقت تک یوحنا کو یہ علم دیا گیا تھا۔ کہ تو ہی وہ موعود اور مصلح ہے جس کا آنا مسیح سے پہلے ضروری تھا۔ اور جس کے انکار کی وجہ سے یہودیوں کی ایک کثیر التعداد قوم ملعون ہو گئی۔ اب تمہارے اصول اور معیار کے مواقف

یہود حق پر ہیں۔ کیونکہ یوحنا کا دعویٰ درست نہ تھا۔

شاباش! ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ یہ برکات ہیں انکار موعود کے۔ اگر کوئی حس باقی ہے تو سوچکر دیکھو ؛

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اصول صحیح نہیں ہاں یہ ناممکن نہیں۔ کہ موعود یا مصلح ربانی دعوے بھی کرے تو اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا۔ کہ وہ تمہیں بلاتا ہے کہ آؤ میرے دامن سے وابستہ ہو جاؤ۔ فلاح پاؤ گے۔ لیکن امیر المنکرین! تم جانتے ہو۔ کہ منکرین نے ہمیشہ اپنے خانہ زاد اصولوں کی بنا پر ان آنے والے مصلحین سے مطالبات کئے ہیں اور آخر وہ ناکامی ہی کی حالت میں دنیا کو اپنی شرارت سے امن دیگئے۔ تمہاری حالت اس سے کم نہیں۔ آج تک استقدر پینترے تم نے بدلے ہیں۔ اور ہر راہ سے تم کو شرمندہ ہونا پڑا ہے۔ مگر اس سے بڑھکر بے باکی اور کیا ہوگی۔ کہ ہر روز نئی مخالفت ایجاد کرتے ہو۔ کئے جاؤ۔ یہ اس باغ خلافت کی کھاد ہے ؛

میں آخر میں ناظرین الحکم اور ہر اس شخص کو جو صداقت کا طلبگار ہے۔ اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ رئیس المنکرین سے یوحنا کا واقعہ پیش کر کے ضرور استفسار کریں۔ اور جواب لیں۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ وہ نہیں بولے گا۔ اور اپنی مخفی ریشہ دوانیوں میں لگا رہے گا ؛

میرے دوستو! یہ لوگ حق سے دن بدن دور ہوتے جاتے ہیں۔ ان کے اعتراضات میں اب وہی رنگ آگیا ہے۔ جو غیر احمدی منکرین کرتے تھے۔ عداوت نے قلوب کو بالکل مسخ کر دیا ہے۔ ان سے الگ رہنا ہی اچھا ہے ؛

طاعون اور اسکا علاج

آجکل ملک میں کثرت سے طاعون پھیل گئی ہے حضرت اولوالعزم خلیفہ ثانی کو اپنی جماعت اور اہل ملک کی بھلائی اور بہتری کا جو خیال ہے اپنی تقریروں اور نصائح میں توجہ دلاتے رہتے ہیں آج تو متواتر دعا کیلئے دو وقت روزانہ دعا کا ارادہ ظاہر فرمایا کہ جماعت ملکر دعا کرے ۱۹۱۱ء میں جبکہ طاعون پھیلی ہوئی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر مامور تھے حضرت اولوالعزم کو اللہ تعالے نے طاعون کے بشدت پھیل جانیکی اطلاع دی تھی ۔ میں نے اسی وقت الحکم میں اس واقعہ کو درج کر دیا تھا۔ آج پورے چار سال کے بعد اس تحریر کو پھر شایع کرتا ہوں ۔ اس سے میری غرض یہ ہے کہ ہماری اخبار کے پڑھنے والوں کے ایمان تازہ ہوں ۔ کہ جو خدا تعالے نے اپنے بندوں پر ظاہر کیا تھا کس طرح پورا ہوا

(ایڈیٹر)

ملک میں طاعون پھر شدت سے پھوٹ نکلا ہے مگر افسوس ہے اس پر بھی لوگوں میں وہی غفلت اور بے پرواہی پائی جاتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ الاحد کو اللہ تعالے نے بعض رؤیا اور الہامات کے ذریعہ آگاہ کیا تھا کہ ملک ہی میں نہیں دنیا کے مختلف حصوں میں خدا تعالے کی یہ قہری تجلے اپنا رنگ دکھانیوالی ہے ۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ہر چند میں نے ایسی خوابوں کو چھپایا اور صرف بعض احباب کو اسنے آگاہ کیا ۔ اس لئے کہ جو شخص مامور نہ ہو وہ اپنی خوابوں کے اظہار کے لئے مامور نہیں ہوتا ۔ تاہم چونکہ اللہ تعالے کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی طاعون کے متعلق متواتر شایع ہو چکی ہے اور انبیاء علیہم السلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مسیح موعود کے زمانہ کا نشان اسے قرار دیا ہے اسلئے میں دوستوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالے سے اپنی تعلقات قرب کو مضبوط کریں اور دعاؤں اور استغفار میں لگ جائیں ۔ اس مضمون پر ۲۴ فروری ۱۹۱۱ء کے جمعہ میں آپنے ایک لمبا خطبہ پڑھا اور نہایت درد دل اور اخلاص سے بتایا کہ طاعون کا علاج صرف یہی ہے کہ کثرت کیساتھ اللہ تعالے کی تسبیح کرو اور راتوں کو اٹھکر قیام کرو اور دعاؤں کے سلسلہ کو لمبا کرو تو وہ اسباب جو عذاب الہی کا موجب ہوتے ہیں جاتے رہیں ۔ اگر یہ بات ہو اور وہ اصل غرض جسکے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے پوری ہو تو پھر اللہ تعالے کو کسی وجود کی حاجت نہیں ۔ اس خطبہ کا مضمون انشاءاللہ العزیز پھر شایع کیا جائیگا ۔ اس وقت میری غرض یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اشتہار کا کچھ حصہ یہاں درج کردوں جو طاعون کے علاج کے متعلق آپنے دیا تھا ۔ پبلک کا حافظہ کمزور ہوتا ہے اس کو تازہ کرنیکے لئے اس اعلان کی تجدید ضروری ہے ۔ اسلئے امید کیجاتی ہے کہ ناظرین اسے پڑھکر فائدہ اٹھائیں گے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے یہاں قادیان میں صدقات اور دعاؤں کیطرف بار بار احباب کو توجہ دلائی ہے اور خدام حضرت نے آپکے ارشاد کیموافق قربانیوں اور دوسرے طریقوں سے صدقات و خیرات میں حصہ لیا ہے اور رہے ہیں ۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات طاعون کے بعض حصے یہاں درج کردوں ناظرین دیکھ لینگے ۔ کہ ۱۸۹۸ء میں ایسے وقت جبکہ طاعون پنجاب میں نہ تھا یہ اعلان کیا گیا اور پھر جس شدت اور خوفناک طریق سے اللہ تعالے کے اس قہری تجلی نے اپنا دامن دراز کیا اسکی داستان نہایت دردانگیز اور طویل ہے اللہ تعالے سب کو محفوظ رکھے اس اشتہار پر ہنسی کی گئی اور ٹھٹھے مارے گئے لیکن آخر اللہ تعالے کا زبردست ہاتھ سب پر غالب آیا اس اشتہار کی صداقت آج بھی ویسی ہی ہے ۔ پس نصیحت اور فائدہ کیلئے میں یہاں ایک ترتیب کے نیچے اس کے حصص کو درج کرتا ہوں ۔

طاعون کے متعلق رؤیا اور الہام

اور ایک ضروری امر ہے جسکے لکھنے پر میرے جوش ہمدردی نے مجھے آمادہ کیا ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ جو لوگ روحانیت سے بے بہرہ ہیں اسکو ہنسی اور ٹھٹھے سے دیکھیں گے مگر میرا فرض ہے کہ میں اس کو نوع انسان کی ہمدردی کیلئے ظاہر کردوں اور وہ یہ ہے کہ آج جو ۶ فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ ہے ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالے کے ملائکہ پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں ۔ میں نے بعض لگانیوالوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ طاعون کے درخت ہیں ۔ جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے " میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا ۔ یا یہ کہا کہ اس کے بعد جاڑے میں پھیلیگا لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا اور مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا اور وہ یہ ہے ۔ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسہم انہ اوی القریۃ۔ یعنی جب تک دلوں کی وبا معصیت دور نہ ہو تب تک ظاہری وبا بھی دور نہ ہوگی اور در حقیقت دیکھا جاتا ہے کہ ملک میں بدکاری کثرت سے پھیل گئی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت ٹھنڈی ہوکر ہوا و ہوس کا ایک طوفان برپا ہو رہا ہے ۔ اکثر دلوں سے اللہ جلشانہ کا خوف اٹھ گیا ہے اور وباؤں کو ایک معمولی تکلیف سمجھا گیا ہے جو انسانی تدبیروں سے دور ہو سکتی ہے ۔ ہر ایک قسم کے گناہ بڑی دلیری سے ہو رہے ہیں ۔ اور قوموں کا ہم ذکر نہیں کرتے وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں ان میں سے جو غریب اور مفلس ہیں اکثر ان میں سے چوری اور خیانت اور حرام خوری میں نہایت دلیر پائے جاتے ہیں ۔ جھوٹ بہت بولتے ہیں اور کئی قسم کی خسیس اور مکروہ حرکات ان سے سرزد ہوتی ہیں اور وحشیوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں ۔ نماز کا تو ذکر کیا کئی کئی دنوں تک منہ نہیں دھوتے اور کپڑے بھی صاف نہیں کرتے اور جو لوگ امیر اور رئیس اور نواب یا بڑے بڑے تاجر اور زمیندار اور ٹھیکیدار اور دولتمند ہیں وہ اکثر عیاشیوں میں مشغول ہیں ۔ اور شراب خوری اور زناکاری اور بداخلاقی اور فضول خرچی انکی عادت ہے اور صرف نام کے مسلمان ہیں اور دینی امور میں سخت لاپرواہ پائے جاتے ہیں ۔

اصل علاج طاعون

چونکہ اس الہام سے جو ابھی میں نے لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقدیر معلق ہے اور توبہ اور استغفار اور نیک عملوں اور ترک معصیت اور صدقات اور خیرات اور پاک تبدیلی سے دور ہو سکتی ہے لہذا تمام بندگان خدا کو اطلاع دیجاتی ہے کہ سچے دل سے نیک چلنی اختیار کریں اور بھلائی میں مشغول ہوں ۔ اور ظلم اور بدکاری کے تمام طریقوں کو چھوڑ دیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ سچے دل سے خدا تعالے کے احکام بجا لاویں نماز کے پابند ہوں ہر ایک فسق و فجور سے پرہیز کریں ۔ توبہ کریں اور نیک بختی اور خدا ترسی اور اللہ تعالے کے ذکر میں مشغول ہوں ۔ غریبوں اور ہمسایوں اور یتیموں اور بیواؤں اور مسافروں اور درماندوں کے ساتھ نیک سلوک کریں اور صدقہ اور خیرات دیں اور جماعت کیساتھ نماز پڑھیں اور نماز میں اس بلا سے دور رہنے کیلئے دعا کریں ۔ غرض ہر قسم کے نیک کام بجا لائیں اور ہر قسم کے ظلم سے بچیں اور اس خدا سے ڈریں کہ جو اپنے غضب سے ایک دم میں ہی دنیا کو ہلاک کر سکتا ہے ۔ میں ابھی لکھ چکا ہوں کہ یہ تقدیر ایسی ہے کہ جو دعا اور صدقات اور خیرات اور اعمال صالحہ اور توبہ نصوح سے ٹلسکتی ہے اسلئے میری ہمدردی نے تقاضا کیا کہ میں عام لوگوں کو اس سے

ملہ یہ فقرہ کہ انہ اوی القریۃ اتبک اس کے معنے نہیں کھلے اور رؤیا عام وبا پر دلالت کرتی ہے مگر ملی تقدیر معلق ہے۔ منہ

اطلاع دوں یہ بھی مناسب ہے کہ جو کچھ اس بارے میں گورنمنٹ کی طرف سے ہدایتیں شائع ہوئی ہیں۔ خواہ مخواہ ان کو بدظنی سے نہ دیکھیں بلکہ گورنمنٹ کو اس کاروبار میں مدد دیں اور اس کے شکرگزار ہوں۔ کیونکہ سچ یہی ہے کہ یہ تمام ہدایتیں محض رعایا کے فائدے کے لئے تجویز ہوئی ہیں اور ایک قسم کی مدد یہی ہے۔ کہ نیک چلنی اور نیکبختی اختیار کر کے اس بلاء سے دور کرنے کیلئے خدا تعالٰے سے دعائیں کریں تا یہ بلا رک جائے یا اس حد تک نہ پہنچے کہ اس ملک کو فنا کر دیوے۔ یاد رکھو کہ سخت خطرہ کے دن ہیں اور بلا دروازے پر ہے۔ نیکی اختیار کرو اور نیک کام بجا لاؤ۔ خدا تعالٰے بہت حلیم ہے۔ لیکن اس کا غضب بھی کھا جانے والی آگ ہے اور نیک کو خدا تعالٰے ضائع نہیں کرتا۔ ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و امنتم

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے ۔ نہ پندارم کہ بد بیند خدا ترسے نکوکارے
مرا باور نمی آید کہ رسوا گردد آں مردے ۔ کہ می ترسد از آں یارے کہ غفار است و ستارے
گراں جرمے کہ بینم از عزیزاں نیز دیدندے ۔ ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے
خورشید تاباں سیاہ گشت است از بدکاری مردم ۔ زمیں طاعون ہمی آرد پئے تخویف و انذارے
بتشویش قیامت ماند ایں تشویش گر بینی ۔ علاجے نیست بہر دفع آں جز حسن کردارے
نشاید تافتن سر زاں جناب عزت و غیرت ۔ کہ گر خواہد کشد در یکدمے چوں کرم بیکارے
من از ہمدردی گفتم تو خود ہم فکر کن بارے ۔ خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

طاعون کے ضمنی علاج

واضح رہے کہ اس مرض کی اصل حقیقت ابھی تک کامل طور پر معلوم نہیں ہوئی اسلئے اس کی تدبیر اور معالجات میں بھی ابتک کوئی کامیابی معلوم نہیں ہوئی مجھے ایک روحانی طریق سے معلوم ہوا ہے کہ اس مرض اور مرض خارش کا مادہ ایک ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ غالباً یہ بات صحیح ہوگی کیونکہ مرض جرب یعنی خارش میں ایسی دوائیں مفید پڑتی ہیں جن میں کچھ پارہ کا جزو ہو یا گندھک کی آمیزش ہو اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی دوائیں اس مرض کیلئے بھی مفید ہو سکیں۔ اور جبکہ دونوں مرضوں کا مادہ ایک ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ خارش کے پیدا ہونے میں اس مرض میں کمی ہو جائے۔ یہ روحانی قواعد کا ایک راز ہے جس سے میں نے فائدہ اٹھایا ہے اگر تجربہ کرنیوالے اس امر کیطرف توجہ کریں اور ٹیکا لگانیوالوں کیطرح بطور حفظ ما تقدم ایسے ملک کے لوگوں میں جو خطرہ طاعون میں ہوں خارش کی مرض پھیلا دیں۔ تو میرے گمان میں ہے کہ وہ مادہ اس راہ سے تحلیل پا جائے گا اور طاعون سے امن رہے۔ مگر حکومت اور ڈاکٹروں کی توجہ بھی خدا کے ارادہ پر موقوف ہے میں نے محض ہمدردی کی راہ سے اس امر کو لکھدیا ہے۔ کیونکہ میرے دل میں یہ خیال اس زور کے ساتھ پیدا ہوا جسکو میں روک نہیں سکا۔

مرہم عیسیٰ کا استعمال بھی اس مرض کے علاج میں داخل ہے یہ مرہم عیسیٰ حضرت عیسیٰ کے معجزات میں ایک معجزہ ہے اور اس میں اب تک وہ تاثیر زخموں اور پھوڑوں کے اچھا کرنے میں باقی ہے یہ مرہم طاعون کو بہت فایدہ کرتی ہے اور طریق استعمال یہ ہے کہ ان مقامات پر اسکی مالش کی جائے جہاں اکثر طاعون کا دانہ نکلتا ہے جیسا کہ کانوں کے آگے اور گردن کے نیچے اور بغلوں کے اندر اور کنج ران اور ماسوا اسکے جدوار کی سرکہ کے ساتھ گولیاں بنا کر چھ رتی کے قریب ہر روز وہ گولی یا چھاچھ کیساتھ کھایا کریں اور سپرٹ کیمفر اور کلوروفارم اور ٹنکچر ایپیکاک باہم ملا کر جو ۲۰-۲۰-۲۰ قطرہ سے زیادہ نہ ہو سات تولہ اس میں پانی ڈالدیں اور یاقوت رمانی کی اس دوا کے ساتھ جسکا نام ہمنے تریاق رکھا ہے تین وقت صبح دوپہر شام استعمال کریں۔ اور اگر تریاق الٰہی مل سکے تو صرف ان عرقیات کو طریق مذکورہ بالا کے ساتھ پی لینا اور جدوار کی گولیاں بھی کھاتے رہنا انشاء اللہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اور بچے جنکی عمر ۱۰-۱۲ سال تک ہے ان کے لئے تین تین قطرے کافی ہے

صفائی کی ہدایات:- ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین یعنے خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان کو بھی دوست رکھتا ہے جو جسمانی طہارت کے پابند رہتے ہیں۔ سو توابین کے لفظ سے خدا تعالٰے نے باطنی طہارت اور پاکیزگی کی طرف توجہ دلائی ہے اور المتطہرین کے لفظ سے ظاہری طہارت اور پاکیزگی کی ترغیب دی۔ اور اس آیت سے یہ مطلب نہیں کہ صرف ایسے شخص کو اللہ تعالٰے دوست رکھتا ہے کہ محض ظاہری پاکیزگی کا پابند ہو بلکہ توابین کے لفظ کو ساتھ ملا کر بیان فرمایا تا اسبات کی طرف اشارہ ہو کہ خدا تعالٰے کی اپنے بندوں کے لئے اکمل اور اتم محبت جس سے قیامت میں نجات ہوگی اسی سے وابستہ ہے کہ انسان علاوہ ظاہری پاکیزگی کے خدا تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرے۔ لیکن محض ظاہری پاکیزگی کی رعایت رکھنے والا دنیا میں اس رعایت کا فایدہ صرف اس قدر اٹھا سکتا ہے کہ بہت سے جسمانی امراض سے محفوظ ہے اور اگرچہ وہ خدا تعالٰے کی اعلیٰ درجہ کی محبت کا نتیجہ نہیں دیکھ سکتا۔ مگر چونکہ اس نے تھوڑا سا کام خدا تعالیٰ کے منشاء کے موافق کیا ہے یعنے اپنے گھر اور بدن اور کپڑوں کو ناپاکیوں سے پاک رکھا ہے اسلئے اسقدر نتیجہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ جسمانی بلاؤں سے بچایا جاوے بجز اس صورت کے کہ وہ کثرت گناہوں کیوجہ سے سزا کے لائق ٹھہر گیا ہو کیونکہ اس صورت میں اسکے لئے یہ حالت بھی خدا تعالٰے میسر نہیں کرے گا کہ وہ ظاہری پاکیزگی کو کما حقہ بجا لا کر اسکے نتائج سے فائدہ اٹھا سکے غرض بموجب وعدہ الٰہی کے محبت کے لفظ میں سے ایک خفیف اور ادنیٰ سے حصہ کا وارث وہ دشمن بھی دنیا کی زندگی میں ہو جاتا ہے جو ظاہری پاکیزگی کیلئے کوشش کرتا ہو جیسا کہ تجربہ کے رو سے یہ مشاہدہ بھی ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں اور بدرروؤں کو گندہ ہونے نہیں دیتے اور اپنے کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں۔ اور بدبو اور عفونت سے پرہیز کرتے ہیں وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں پس گویا وہ اس طرح یحب المتطہرین کے وعدہ سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں لیکن جو لوگ طہارت ظاہری کی پرواہ نہیں رکھتے آخر کبھی نہ کبھی وہ پیچ میں پھنس جاتے ہیں اور خطرناک بیماریاں ان کو آ پکڑتی ہیں۔

اگر قرآن کو غور سے پڑھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ خدا تعالٰے کے بے انتہا رحم نے یہی چاہا ہے کہ انسان باطنی پاکیزگی اختیار کر کے روحانی عذاب سے نجات پاوے اور ظاہری پاکیزگی اختیار کر کے دنیا کے جہنم سے بچا رہے جو طرح طرح کی بیماریوں اور وباؤں کی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے اور اس سلسلہ کو قرآن شریف میں اول سے آخر تک بیان فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ مثلاً یہی آیت ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین صاف بتلا رہی ہے کہ توابین سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو باطنی پاکیزگی کیلئے جد و جہد کرتے رہتے ہیں ایسا ہی ایک دوسری جگہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے کلوا من الطیبات و اعملوا صالحًا۔ یعنے پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور پاک عمل کرو۔ اس آیت میں حکم جسمانی صلاحیت کے انتظام کیلئے ہے۔ جس کے بعد و اعملوا صالحًا کا ارشاد ہے و درمیان دونوں کے مقابلہ سے ہمیں یہ دلیل ملتی ہے کہ بدکاروں کیلئے عالم آخرت کی سزا ضروری ہے کیونکہ جبکہ ہم دنیا میں جسمانی پاکیزگی کے قواعد کو ترک کر کے فی الفور کسی بلا میں گرفتار ہو جاتے ہیں اسلئے یہ امر بھی یقینی ہے کہ اگر ہم روحانی پاکیزگی کے قواعد کو ترک کر کے فی الفور کسی بلا میں گرفتار ہو جاتی ہیں۔ اس لئے یہ امر بھی یقینی ہے کہ اگر ہم روحانی پاکیزگی کے اصول کو ترک کرینگے تو اسی طرح موت کے بعد بھی کوئی عذاب مولم ہمیں ضرور دامنگیر ہوگا۔ جو وباء کی طرح ہمارے ہی اعمال کا نتیجہ ہوگا۔ چنانچہ یہی طاعون اس بات کی گواہ ہے۔

اس سلسلہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ کچھ چیز نہیں بلکہ جیسا کہ ہم اپنی جسمانی بد طریقی سے وباء کو اپنے پر لے آتے ہیں اور پھر حفظ صحت کے قواعد کی پابندی سے اس سے نجات پاتے ہیں یہی قانون قدرت ہمارے روحانی عذاب اور نجات سے وابستہ ہے۔ منہ

آخر وبا نے ان کو پکڑ لیا۔ اگرچہ یہ عفونتی اجرام کم و بیش وقت بروقت موجود تھے لیکن وہ اندازہ غلیان سمیت کا پہلے دنوں اکٹھا نہیں تھا اور بعد میں اور اسباب کے ذریعہ سے پیدا ہو گیا۔ یہ کس قدر مشکل بات ہے کہ جبکہ ہم جسمانی ناپاکی اور عفونت مہلکہ کا کوئی اندازہ قائم نہیں کر سکتے جب تک وہ خود ہم پر وارد نہ ہو جائیں پس کیونکر روحانی سمیت کا ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کب ہمیں ہلاک کر سکتی ہے۔ لہذا ہمیں لازم ہے کہ لاپرواہی اور غفلت سے زندگی بسر نہ کریں۔ اور دعاؤں میں لگے رہیں خدا سے اس کا فضل مانگنا اور دعائیں کرتے رہنا اس سے بہتر اور کوئی طریق نہیں۔ یہی ایک راہ ہے جو نہایت ضروری اور واجب طریق ہے اسی وجہ سے قرآن شریف میں عذاب سے بچنے کیلئے دعا ہی ہمیں سکھائی گئی ہے اور وہ دعا سورۃ فاتحہ کی دعا ہے جو پنجوقت نماز میں پڑھی جاتی ہے یہ دونوں قسم کے عذابوں سے بچنے کے لئے دعا ہے کیونکہ آخری فقرہ دعا کا یہ ہے کہ یا الٰہی ان لوگوں کی راہ سے بچا جن پر طاعون پڑی تھی۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا اس لئے ہے کہ تا ہم دنیا کے جہنم اور آخرت کے جہنم دونوں سے بچائے جائیں۔ لہذا میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص یہ دعا یعنی سورۃ فاتحہ دفع طاعون کے لئے اخلاص سے نماز میں پڑھتا ہے تو خدا اس کو اس بلا سے اور اس کے بد نتائج سے بچائے گا۔

آخری بات: ہم اس وقت تمام مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اب وہ یقینی طور پر یہ نہ سمجھ لیں کہ طاعون دور ہو گئی اور اس خیال سے پھر غفلت اور گناہ اور معصیت کی طرف جھک نہ جائیں کیونکہ جیسا کہ ہم اپنے پہلے اشتہار میں شائع کر چکے ہیں ابھی ہم خطرات کے حدود سے باہر نہیں آئے۔ جب تک دو جاڑے کے موسم خیر سے گزر نہ جائیں اور اس ملک کے کسی حصہ میں کوئی واردات کا نمونہ پایا نہ جائے اس وقت تک اندیشہ دامنگیر ہے۔ سو اگرچہ طبابت کی تدبیریں نہایت عمدہ چیزیں ہیں اور جو کچھ ہمارے گورنمنٹ نے ہدایتیں پیش کی ہیں وہ قابل شکر و غمخواری ہیں۔ مگر تا ہم تمام فلاح اور نجات کا مدار انہی تدابیر کو نہ سمجھو اپنے خدائے رحیم و کریم سے صلح کرو۔ دیکھو کس قدر ملک میں گناہ اور فریب اور جھوٹ اور ظلم اور حق تلفی اور بدکاری پھیل گئی ہے یہ وہی معاصی ہیں جن کی وجہ سے پہلی قومیں بھی ہلاک ہو گئی تھیں۔ سو اس خدا سے ڈرو۔ جس کی غیرت ہمیشہ بدکاروں کو نیست و نابود کرتی رہی ہے مگر خداوند ذوالجلال سے خوف کرو گے اور اپنے دلوں میں اس کی عظمت بٹھاؤ گے تو وہ تمہیں ضائع ہونے سے بچا لیگا۔ اور تم اور تمہاری اولاد بچ جاوے گی اور خدا کا رحم تمہارا حامی ہوگا۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیگا جن سے یہ زہریلا مادہ دور ہو جائیگا۔ اور اگر دنیا میں متکبر ہو کر خدا تعالیٰ کی پرواہ نہیں رکھو گے۔ اور گناہوں سے باز نہیں آؤ گے تو وہ قادر ہے کہ تمہاری تمام تدبیریں بیکار کر دیوے اور ایسی راہ سے تمہیں پکڑے۔ کہ تمہیں معلوم نہ ہو۔ دیکھو یہود میں جب طاعون مصر اور کنعان کی راہ میں پھوٹی تو لوگ اس وقت جنگل میں تھے۔ اور شہر کی عفونتوں سے بالکل الگ تھے۔ ترنجبین اور بٹیر ان کی غذا تھی۔ وہ یقین کرتے تھے اب کوئی بلا ہم پر نہیں آئیگی مگر جب انہوں نے نافرمانی شروع کی اور فسق و فجور میں مبتلا ہوئے تو وہی ترنجبین اور بٹیر طاعون کا موجب ہو گئے۔ یہ کیسا باریک بھید خدا کی حکمتوں کا ہے کہ چونکہ اللہ جلشانہٗ جانتا تھا کہ یہ قوم عنقریب سرکشی اختیار کرے گی۔ اس لئے ان کے لئے دن رات کی غذا ترنجبین اور بٹیر مقرر کیا گیا۔ یہ دونوں چیزیں طب کے قواعد کے رو سے بالخاصیت طاعون پیدا کرتی ہیں۔ اسی وجہ سے طبیب لوگ امراض جلدیہ میں جیسا کہ خارش اور پھوڑوں کی بیماریاں ہوں۔ ترنجبین سے پرہیز کیا کرتے ہیں۔ بدبخت یہود ایک طرف تو ارتکاب جرائم کا کرتے رہے اور دوسری طرف دن رات بٹیر اور ترنجبین کھا کر طاعون کا مادہ اپنے اندر جمع کر لیا۔ جب ان کے مواخذہ کا وقت آیا تو ایک طرف تو جرائم انتہا کو پہنچ گئے تھے سزا کو چاہتے تھے۔ اور دوسری طرف طاعونی مادہ بٹیر اور ترنجبین کے استعمال سے اس قدر ان کے اندر جمع ہو گیا تھا۔ کہ اب وہ تقاضا کرتا تھا کہ ان میں طاعون پھوٹے۔ سو اس ایک ہی رات میں جب یہودیوں کیلئے آسمان سے سزا کا حکم نازل ہوا ساتھ اس کے مادہ طاعون کو بھی جو تیار بیٹھا تھا۔ یہ حکم آیا کہ ہاں اب نکل اور اس شریر قوم کو ہلاک کر۔ تب وہ اس جنگل میں کتوں کی طرح مرے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان لوگوں کا بھی یہی حال ہوگا۔ کہ جو ہر ایک قسم کی زناکاری اور چوری اور خونریزی اور مال حرام کھانے اور ذبح انسان کے دکھ دینے میں درندوں کی طرح دلیری سے قدم اٹھاتے ہیں نہ خدا تعالیٰ کے حدود اور قوانین سے ڈرتے ہیں اور نہ گورنمنٹ کے مقرر کردہ قانون سے ان کو خوف ہے۔ یہی بات تھی جو میرے پہلے اشتہار میں بطور الہام طاعون کے بارے میں مجھے معلوم ہوئی تھی۔ اور وہ یہ ہے کہ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم انہ اوی القریہ۔ یعنی خدا تعالیٰ اس نیکی یا بدی کو جو کسی قوم کے شامل حال ہے دور نہیں کرتا۔ جب تک وہ قوم ان باتوں کو اپنے سے دور نہ کرے جو اس کے دل میں ہیں اس خدا نے اس قریہ کو جو اس کے علم میں ہے استثناء سے محفوظ رکھا۔"

دوائے طاعون۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس میں الہام الٰہی سے تیار کردہ **تریاق الٰہی** کا ذکر تھا اور بعض ہدایات بھی آپ نے دی تھیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے بھی یہاں درج کر دیا جاوے۔ تریاق الٰہی اب موجود نہیں۔ اسکے ساتھ کی ادویات کا استعمال مفید ہے۔"

"ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ ایک دوا علاج طاعون کیلئے بصرف مبلغ دو ہزار یا پانچصد روپیہ تیار ہوئی ہے اور ساتھ اسکے بدن پر مالش کرنیکے مرہم عیسیٰ بھی بنائی گئی ہے۔ یعنی وہ مرہم جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان چوٹوں کے لئے بنائی گئی تھی۔ جبکہ نااہل یہودیوں نے آپ کو صلیب پر کھینچا تھا۔ یہی مرہم چالیس دن برابر جناب مسیح علیہ السلام کے صلیبی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے آپ کو شفا بخشی گویا دوبارہ زندگی ہوئی یہ مرہم طاعون کیلئے بھی نہایت درجہ مفید ہے بلکہ طاعون کی تمام قسموں کیلئے فائدہ مند ہے مناسب ہے کہ جب نعوذ باللہ بیماری طاعون نمودار ہو تو فوراً اس مرہم کو لگانا شروع کر دیں کہ یہ مادہ سمی کی مدافعت کرتی ہے اور پھنسی یا پھوڑے کو تیار کر کے ایسے طور سے پھوڑ دیتی ہے کہ اسکی سمیت دل کی طرف رجوع نہیں کرتی اور نہ بدن میں پھیلتی ہے لیکن کھانیکی دوا جسکا نام میں نے **تریاق الٰہی** رکھا ہے اسکے استعمال کا طریق یہ ہے کہ اول بقدر فلفل گرد کھانا شروع کر دیں۔ اور پھر حسب برداشت مزاج بڑھاتے جائیں اور ڈیڑھ ماشہ تک بڑھا سکتے ہیں اور بچوں کیلئے جنکی عمر ۱۰ برس سے کم ہے ایک یا ڈیڑھ رتی تک دیجا سکتی ہے اور طاعون سے محفوظ رہنے کیلئے جب یہ دوا کھائیں تو مفصلہ ذیل دوائیوں کے ساتھ اس کو کھانا چاہیئے۔ کیمفر کو ۱۵ قطرہ وائنم اپیکاک ۹ قطرہ۔ سپرٹ کلورافارم ۱۵ قطرہ عرق کیوڑہ ۵ تولہ عرق سلطان الاشجار یعنی سرس ۵ تولہ باہم ملا کر اور تین چار تولہ پانی ڈال کر گولی کھانیکے بعد پی لیں اور یہ خوراک اول حالت میں ہے ورنہ حسب برداشت کیمفر کو ۶۰ بوند تک اور وائنم اپیکاک چالیس بوند تک اور سپرٹ کلورافارم ساٹھ بوند تک اور عرق کیوڑہ بیس تولہ اور عرق سرس یعنی سلطان الاشجار پچیس تولہ تک ہر ایک شخص استعمال کر سکتا ہے بلکہ مناسب ہے

کو وزن بیان کردہ کے اندر اندر حسب تجربہ تحمل طبیعت ان ادویہ کو بڑھاتے جائیں۔ تا پورا وزن ہو کر جلد طبیعت میں پورا اثر کرے مگر بچوں میں بلحاظ عمر کے کم مقدار دینا چاہئے اور اگر تریاق الٰہی میسر نہ آسکے تو پھر عمدہ جدوار کو سرکہ میں گھیکر بقدر ۲ رتی بڑوں کیلئے اور بقدر دو دو رتی چھوٹوں کیلئے گولیاں بنالیں اور دوا کے ساتھ صبح شام کھاویں حتی المقدور ہر روز غسل کریں اور پوشاک بدلیں اور موریوں میں گندگی نہ ہونے دیں اور مکان کی اوپر کی چھت میں رہیں۔ اور مکان صاف رکھیں اور خوشبودار چیزیں عود وغیرہ گھر میں جلاتے رہیں اور کوشش کریں کہ مکان میں تاریکی اور حبس ہوا نہ ہو اور گھر میں اس قدر ہجوم نہ ہو کہ بدبو کی عفونتوں کے پھیلنے کا احتمال ہو۔ جہانتک ممکن ہو گھروں میں لکڑی اور خوشبودار چیزیں بہت جلادیں اور اسقدر گھر کو گرم رکھیں کہ گویا گرمی کے موسم کے مشابہ ہو اور گندھک بھی جلادیں اور گھر میں بہت سے کچے کوئلے اور چونہ بھی رکھیں اور دروبنج عقربی کے ہار پروکر دروازوں پر لٹکاویں اور سب سے ضروری بات یہ کہ خدا تعالےٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں دل کو صاف کریں اور نیک اعمال میں مشغول ہوں۔“ والسلام

مختصر نوٹ

مولوی ثناء اللہ اور ابو سعید بٹالوی

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے جو مباحثہ کا چیلنج دیا تھا وہ منظور کر لیا گیا تھا مولوی ثناء اللہ صاحب نے بڑی شرط یہ قرار دی تھی کہ لاہوری پارٹی ساتھ ہو۔ لیکن اسی پیمانہ سے جب انکو ناپا گیا۔ اور اس کا خانہ ساز اصول اس کے پیش کیا گیا کہ تم مولوی ابو سعید بٹالوی اور احمد اللہ امرتسری وغیرہ کو ساتھ لاؤ تو ہوش آگیا۔ بہرحال مناظرہ قرار پا گیا اور اشتہار بلکہ شائع ہوگئے ہیں۔ اسی اثنا میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے استاد کے استاد مولوی ابو سعید صاحب نے ایڈیٹر الفضل کو مولوی ثناء اللہ صاحب کی کارستانیوں سے آگاہ کرنیکے ساتھ ایک نہایت پسندیدہ طریق اظہار حق کا لکھا ہے اور وہ اپنے ساتھ دوستانہ پرائیویٹ گفتگو ہے جو بٹالہ اور قادیان ہو گی۔ یعنے مولوی صاحب کے مکان پر پھر قادیان۔ یہ طریق نہایت مستحسن ہے مولوی ابو سعید صاحب اس دوستانہ گفتگو سے اظہار حق کی ایک عمدہ نظیر قایم کرنے والے ٹھیریں گے۔ دلی دعا ہے کہ یہ مناظرہ اور گفتگو نتیجہ خیز ہو۔

اتباع امام کا ایک زریں اصول

اس ہفتہ کے اہم واقعات میں سے جو قادیان میں ہوئے ایک شادی کی تقریب ہے جو ماسٹر عبد الحق صاحب کی بابو جمال الدین صاحب کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ حضرت خلیفۃ ثانی کی طبیعت ناساز تھی باوجود اسکے آپ خود تشریف لائے اور آپ خطبہ نکاح پڑھا اور نہایت ہی مسرت کا اظہار کیا۔ خطبہ میں آپنے قوم کو اتباع امام کا ایک زریں اصل تعلیم فرمایا بابو جمال الدین صاحب نے جو نمونہ اتباع کا دکھایا وہ قابل رشک اور قابل قدر ہے حقیقت میں جب تک انسان پوری مسالمت اور اطاعت کا اظہار نہیں کرتا وہ ان برکات سے متمتع نہیں ہو سکتا جو بحیثیت قوم کسی قوم پر نازل ہوتی ہیں ایسی خطبہ میں آپنے قوم میں اخلاقی جرأت کے پیدا کرنے کی تحریک کی مجھے تعجب ہوتا تھا کہ جس پاک وجود پر ناعاقبت اندیش معترض یہ اعتراض کرتا ہے کہ وہ پیر پرستی پھیلاتا ہے وہ جماعت میں ایسی روح پیدا کر رہا ہے کہ اسے عدل و انصاف کے مقام پر کھڑا کرتا ہے اور رو رعایت اور کسی وجاہت کے اثر کے نیچے آکر اظہار حق کرنے سے نہ رکنے والے ہوں اسکا کوئی کام بدوں مشورہ نہیں ہوتا۔ چھوٹے سے چھوٹے معاملات بھی وہ مشورہ کیلئے پیش کر دیتا ہے۔ کاش منکرین خلافت یہاں رہکر دیکھتے تو انہیں معلوم ہوتا!!

بٹالہ کا تحصیلدار

بٹالہ میں سید احمد حسین شاہ صاحب جب۔ سے تحصیلدار ہو کر آئے ہیں۔ ہندو و مسلمانوں کے تعلقات نہایت دوستانہ ہو چکے ہیں اور یہ امر واقعہ ہے کہ انکی مستعدی اور معاملہ شناسی کی ہندو و مسلمان یکساں تعریف کرتے ہیں کسی افسر کے لئے یہی کامیابی اور عمدہ کارگذاری کا معیار ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ شاہ صاحب تبدیل ہو کر حافظ آباد جا رہے ہیں۔

قدرتی طور پر ایسے قابل حاکم کی تبدیلی سے بٹالہ تحصیل کی رعایا کو سخت رنج ہے۔ ہماری رائے میں بٹالہ کی تحصیل میں شاہ صاحب کا رہنا نہایت مفید ہے۔ جبکہ ہندوستان کی رعایا اپنے بردلعزیز وائسرائے کی توسیع میعاد کیلئے کوشش کر رہی ہے اور یہ ضروری امر ہے کہ دوران جنگ میں حکام کی تبدیلیوں کا سوال قابل غور ہے۔ تو تحصیل بٹالہ کی رعایا اگر یہ خواہش کرے کہ شاہ صاحب کو بٹالہ سے تبدیل نہ کیا جائے۔ تو نہایت مناسب ہے۔

حفاظت ہند و امن عامہ کا قانون

جدید قانون گورداسپور کے ضلع میں بھی نافذ ہو گیا ہے۔ جن اغراض کو مدنظر رکھکر یہ قانون پاس ہوا ہے اور نافذ ہوا ہے۔ ان کو دیکھتے ہوئے ہر شخص جو ملک میں امن کا خواہشمند ہے اس قانون کے ساتھ اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔

رئیس المنکرین سے ایک سوال!

نہایت افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب القول الفصل اور حقیقۃ النبوۃ کو پڑھ کر کچھ ایسے گھبرائے ہیں کہ بجائے معقولیت اور متانت سے جواب دینے کے سوالات کا ایک نیا سلسلہ شروع کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ میں جو کچھ لکھتا ہوں اس کا جواب تو پیغام پارٹی کی طرف سے نہ دیا جانا شاید تجویز ہو چکا ہو لیکن مجھے ان غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں سے اطلاع پبلک کو آگاہ کر دینا ضروری ہے جن میں یہ لوگ خود مبتلا ہیں یا دوسروں کو کرنا چاہتے ہیں ۲۳۔ مارچ کا پیغام خلاف معمول مجھے بھیجا گیا۔ اور اس میں مولوی صاحب نے بہت سے سوالات حضرت اولوالعزم پر کئے ہیں۔ میں انہیں سے صرف ایک کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں اور اس سلسلہ میں پھر بھی کچھ عرض کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں چنانچہ سوال نمبر ۱۳ میں آپ فرماتے ہیں۔

(۱۳) آپ کے نزدیک ہمارے کل دلایل اسلئے بیکار ہیں کہ ایک مامور کے بعد اسکی جماعت کا کثیر حصہ غلطی نہیں کر سکتا کیا آپ مہربانی کر کے یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کثرت کی معقولیت مامور کی وفات کے کتنے عرصہ بعد تک قایم رہنی ضروری ہوتی ہے الی آخرہ

اس حد بندی کا جواب تو ہم آسانی سے دیکھتے ہیں اور یہ ایسا آسان سوال ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بچے بھی دے سکتے ہیں۔ مگر اس سے پہلے کہ اس سوال کا جواب دیا جاوے مولوی محمد علی صاحب سے ایک سوال کا جواب لے لینا ضروری ہے وہ جب اس سوال کا جواب شایع کر دینگے تو اس کا جواب بھی میں انشاء اللہ آجائیگا۔

مولوی محمد علی صاحب نے ۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح اول کے نام ایک خط لکھا تھا اس میں آپنے ایک فقرہ یہ بھی لکھا ہے "میں یقین رکھتا ہوں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا منشا اس سلسلہ کو ترقی دینے اور اس دنیا میں غالب کرنیکا ہے اسلئے وہ ایسے موقعہ پر بڑے حصہ قوم کو ناحق اور غلطی پر نہیں چھوڑے گا"

ناظرین اس فقرہ کو غور سے پڑھیں اور مولوی محمد علی صاحب کے یقین کا اندازہ کریں۔ اس میں صریح اعتراف موجود ہے کہ خلیفہ یا انجمن میں اگر تنازعہ ہو تو ایک غلطی پر ہوگا۔ اور کثیر حصہ غلطی پر ہوگا اب مولوی صاحب سے یہی سوال ہے کہ وہ ازراہ کرم تصریح کریں۔ کہ آپ کی مراد جماعت کے کثیر حصہ سے کیا تھی؟ اور اب کیا ہے؟ اور یہ کثرت کی معصومیت مامور کی وفات کے کتنے عرصہ بعد تک قائیم رہنی چاہیئے؟ کیا مامور کی وفات کے چھ سال بعد ہی دنیا میں کوئی قوم بگڑی ہے؟ اور کیا اب حصہ کثیر کو آپ غلطی پر کہتے ہیں؟ یا ۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء کی رائے کو غلطی پر قرار دیتے ہیں؟

ان سوالات کا جواب شایع کریں پھر آپ کے دوسرے سوالات پر آپ ہی کے الفاظ میں انشاء اللہ روشنی ڈالی جاویگی۔

آخر میں ایک لفظ ناظرین سے کہنا چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب کے تقویٰ اور حق پرستی کو بھی اس مقام پر غور سے سوچیں کہ جو شخص آج سے ۶ سال پیشتر سلسلہ کے حق اور غلبہ پر ہونے کی دلیل قوم کے بڑے حصہ کیساتھ وابستہ کرتا ہے آج اسے وہی امر قابل اعتراض نظر آتا ہے (ببین تفاوت راہ از کجا است تا بکجا)

ایک نعمت

دق۔ سوزش۔ حلق۔ دمہ کے مریضوں کیلئے ایک بڑی نعمت

کاسنتک گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کر دیتی ہے اور پھیپھڑوں کی امراض کا مجرب علاج ہیں۔ حلق کی غراہٹ آواز کے بھدے پن اور دوسری تمام شکایات کیلئے جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہو جانیسے پیدا ہو جاتے ہیں ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں۔ گویوں کیلئے بڑھاپے میں اپنی آواز برقرار رکھنے لئے بہت ضروری ہیں۔

منگا کر آزمائیں۔

قیمت فی ڈبیہ ۵۰ گولیاں ایک روپیہ عہ

منگانیکا پتہ: وید شاستری منی شنکر گووندجی آسنتک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ